بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامدا و مصليا

جس محلے کی مسجد میں امام و مؤذن اور پنجوقتہ نمازی مقرر ہوں اور وہ اذان کے ساتھ جماعت وقتِ مقرر پر ادا کر چکے ہوں تو اب اس مسجد کی حدود میں دوبارہ جماعت کرنا مکروہِ تحریمی ہے لیکن اگر کوئی ایسی مسجد ہو کہ جہاں امام و مؤذن اور اکثر مقتدی مقرر نہ ہوں مثلاً وہ مسجد گزر گاہ پر بنی ہوئی ہو تو وہاں اگر لوگ آکر دوسری جماعت کرلیں تو مکروہ نہ ہوگی۔

لما في الشامية(١/٥٥٢)

(قوله ويكره) أي تحريما لقول الكافي لا يجوز والمجمع لا يباح وشرح الجامع الصغير إنه بدعة كما في رسالة السندي (قوله بأذان وإقامة إلخ) عبارته في الخزائن: أجمع مما هنا ونصها: يكره تكرار الجماعة في مسجد محلة بأذان وإقامة، إلا إذا صلى بهما فيه أولا غير أهله، لو أهله لكن بمخافتة الأذان، ولو كرر أهله بدونهما أو كان مسجد طريق جاز إجماعا؛ كما في مسجد ليس له إمام ولا مؤذن ويصلي الناس فيه فوجا فوجا، فإن الأفضل أن يصلي كل فريق بأذان وإقامة على حدة كما في أمالي قاضي خان اهـ ونحوه في الدرر، والمراد بمسجد المحلة ما له إمام وجماعة معلومون كما في الدرر وغيرها.................................. واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم بالصواب

سہیل انور
سہیل انور عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۸، جمادی الثانیہ ۱۴۳۳ھ
۲۰، مئی ۲۰۱۲م

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۲۸، جمادی الثانیہ ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۲۸/۶/۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۲۸/۶/۱۴۳۳ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۰/۱۲۴۶
مورخہ ۲۸/۶/۱۴۳۳ھ

مفتی
دار العلوم کراچی